سوال

(149)شادی سے پہلے سوال نمبر2

جواب

السلام علیکم ورحمة اللہ وبرکاتہ

آج کل یہ عادت عام ہے کہ لڑکی یا اس کا والد رشتہ طلب کرنے والوں کو یہ کہہ کر مسترد کردیتے ہیں کہ وہ ثانوی یا یونیورسٹی کی تعلیم کی تکمیل کے بعد بلکہ چند سال تک کسی ادارے میں پڑھانے کے بعد شادی کریں گے اور اس طرح بعض لڑکیاں شادی کے بغیر تیس سال یا اس سے بھی زیادہ عمر کی ہوجاتی ہیں، تو اس کے بارے میں آپ کی کیا نصیحت ہے؟

الجواب بعون الوہاب بشرط صحة السؤال

وعلیکم السلام ورحمة اللہ وبرکاتہ!

الحمد للہ، والصلاة والسلام علیٰ رسول اللہ، أما بعد!

مذکورہ بالا سوال کا شیخ ابن عثیمین کے قلم سے جواب:

یہ بات نبی اکرم ﷺ کے حکم کے خلاف ہے کیونکہ آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جب تمہارے پاس کوئی ایسا شخص آئے جس کا دین واخلاق تمہیں پسند ہو تو اسے نکاح دے دو'' نیز آپ ﷺ نے فرمایا ہے:

((یا معشر الشباب من استطاع منکم الباءة فلیتزوج فإنہ أغض للبصر وأحصن للفرج)) (صحیح البخاري)

''اے گروہ نوجوانان: تم میں سے جو شادی کی طاقت رکھتا ہو تو وہ شادی کرلے کیونکہ یہ نظروں کو نیچی رکھنے والی اور شرمگاہ کی حفاظت کرنے والی ہے۔''

شادی نہ کرنے سے وہ مقاصد فوت ہوجاتے ہیں جن کی خاطر شادی کی جاتی ہے لہٰذا میں عورتوں کے وارثوں، مسلمان بھائیوں اور بہنوں سے یہ کہوں گا کہ وہ تعلیم یا تدریس کی تکمیل کے بہانے شادی سے انکار نہ کریں کیونکہ عورت یہ شرط بھی عائد کرسکتی ہے کہ وہ نکاح کے بعد تکمیل تک اپنی تعلیم کو جاری رکھے گی یا ایک دو سال تک وہ تدریس کو جاری رکھے گی اور بچوں میں مشغول نہیں ہوگی تو اس میں کوئی حرج نہیں ہاں البتہ یہ بات ضرور قابل غور ہے کہ کیا ہمیں واقعی اس بات کی ضرورت ہے کہ عورت ضرور یونیورسٹی تک کی تعلیم حاصل کرے۔ میری رائے میں تو عورت اگر ابتدائی مرحلے کی تعلیم حاصل کرے، اسے اس قدر لکھنا پڑھنا آجائے کہ وہ کتاب اللہ اور اس کی تفسیر اور احادیث نبوی اور ان کی تشریح پر مشتمل کتاب کا مطالعہ کرسکے تو یہ کافی ہے الا یہ کہ وہ ایسے علوم میں ترقی کرے جن کے بغیر لوگوں کے لیۓ چارہ کار ہی نہیں مثلاً ڈاکٹری وغیرہ کی تعلیم بشرطیکہ اس میں اختلاط جیسا کوئی ممنوع امر مانع نہ ہو۔

ھذا ما عندي واللہ أعلم بالصواب

[فتاویٰ اسلامیہ](#)

کتاب النکاح : جلد 3 صفحہ 126

محدث فتویٰ